اسلام میں وعدے کا مقام

شوکت عبدالقادر

معاشرے کی تعمیر وتشکیل میں جہاں اور بہت سی چیزیں اہمیت رکھتی ہیں، ان میں ایک اہم چیز ایفائے عہد بھی ہے۔ اس کے ذریعے معاشرے میں ایک ایسا توازن پیدا ہوتا ہے، جس سے ماحول خوش گوار بن جاتا ہے اور وقتی رنجش ہو یا دائمی، سب کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کسی بات پر کوئی معاملہ کرے یا کسی سے کوئی وعدہ کرے، لیکن بروقت اس کی تعمیل نہ کرسکے تو ایسی صورت میں ایک قسم کی بدمزگی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ایفائے عہد کو غیرمعمولی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن وحدیث میں بہ کثرت یہ حکم ملتا ہے کہ جو معاملہ کرو یا کسی سے وعدہ کرو اس کو بروقت پورا کرو۔

وعدہ پورا کرنے کی فضیلت اور تاکید

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات بابرکات کے حوالے سے متعدد مقامات پر فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (الرعد ۱۳:۳۱) یقیناً اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ (التوبہ ۹:۱۱۱) اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا کون ہے؟

وعدے کا پورا کرنا اللہ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں بھی اس صفت کو جلوہ گر دیکھنا چاہتا ہے، اس لیے اس نے عہد کی پابندی کی بار بار تاکید کی ہے:

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۷:۳۴) اور عہد کو پورا کرو، عہد کے بارے میں (اللہ کے یہاں) ضرور باز پُرس ہوگی۔

اور ایک جگہ ہے:

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ (النحل۱۶:۹۱) اللہ کے عہد کو پورا کرو، جب کہ تم نے اس سے کوئی عہد کیا ہو اور قسموں کو توڑا نہ کرو۔

ایک اور جگہ عہدِ الٰہی کے ایفا کی نصیحت کی گئی ہے، فرمایا:

وَبِعَهۡدِ اللّٰهِ اَوۡفُوۡا ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰىكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ (انعام۶:۱۵۲) اور اللہ کا قرار پورا کرو۔ یہ اسی نے تم کو نصیحت کردی ہے تاکہ تم دھیان رکھو۔

مومنین کا ایک وصف یہ بھی قرار دیا گیا کہ وہ نہایت درجہ امانت دار اور پابندِ عہد ہوتے ہیں:

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ﴿۸﴾ (المومنون۲۳:۸) اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہیں۔

دوسری آیت میں ہے:

وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ (البقرہ۲:۱۷۷) اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اُسے پورا کریں۔

وعدے کا مفہوم اور وسعت

عہد، ایک تو وہ معاہدہ (Agreement) ہے، جو طرفین کے درمیان کسی معاملے میں انجام پاتا ہے۔ اس کا پورا کرنا فرض ہے اور اس کے خلاف کرنا غدر اور دھوکا ہے، جو کہ حرام ہے۔ دوسرا وہ جس کو وعدہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے یک طرفہ وعدہ کرلیتا ہے، اس کا پورا کرنا بھی شرعاً لازم و واجب ہے۔ حدیث میں آیا ہے: اَلْعِدَّۃُ دِین (وعدہ ایک قسم کا قرض ہے)۔ جس طرح قرض کا ادا کرنا واجب ہے، اسی طرح وعدہ کا پورا کرنا بھی واجب ہے۔ عام طور پر لوگ عہد کے معنٰی صرف قول و قرار کے سمجھتے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ یہ حقوق اللہ، حقوق العباد، معاشرت، سیاست، تجارت، اخلاق اور معاملات کی ان تمام صورتوں کو محیط ہے، جن کی پابندی انسان پر عقلاً، شرعاً، قانوناً اور اخلاقاً فرض ہے۔ امام قرطبیؒ نے لکھا ہے:

اَلْاَمَانَۃُ وَالْعَھْدُ یَجْمَعُ کُلَّ مَا یَحْمِلُہُ الْاِنْسَانُ مِنْ أَمْرِ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ قَوْلًا وَفِعْلًا (قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، جز۱۲، ص ۱۰۷) امانت اور عہد دینی و دُنیوی

معاملے پر حاوی ہے، چاہے وہ قولی ہو یا فعلی اور جس کا انسان پابند اور متحمل ہو۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

الآيَةُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْمُفَسِّرِينَ عَامَّةٌ فِيْ كُلِّ مَا ائْتُمِنُوْا عَلَيْهِ وَعُوْهِدُوْا مِنْ جِهَةِ اللهِ تَعَالٰى وَمِنْ جِهَةِ النَّاسِ (روح المعانی، جز۹،ص ۲۱۴) یہ آیت اکثر مفسرین کے نزدیک ہر قول وقرار کے لیے عام ہے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین ہو یا دو انسانوں کے درمیان۔

عہد اگر خلافِ شرع نہ ہو تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے اور عہد شکنی حرام ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ۝۴۰ (البقرہ ۲:۴۰) اور تم پورا کرو میرا اقرار تو میں پورا کروں تمھارا اقرار اور مجھ ہی سے ڈرو۔

عہد کا ہم معنی لفظ 'عقد'

قرآن کریم میں عہد کے قریبی معنیٰ میں ایک اور لفظ 'عقد' استعمال کیا گیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۥ (المائدہ ۵:۱) اے ایمان والو، اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ (المائدہ ۵:۸۹) مگر جو قسمیں تم کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔

'عقد' کے لفظی معنی گرہ کے ہیں۔ اس سے مراد معاملات کی باہمی پابندیوں کی گرہ ہے۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں:

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اللہ تعالیٰ کے قول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ کے ہم معنیٰ ہے۔ اس قول میں تمام عقد و معاملات مثلاً بیع، شرکت، یمین، نذر، صلح اور نکاح وغیرہ داخل ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دو انسانوں کے درمیان جو عقد اور جو عہد طے پائے دونوں پر اس کا پورا کرنا واجب ہے۔(التفسیر الکبیر، ج۱۰، ج۲۰،ص ۱۶۸)

حضرت حسن بصریؒ نے اس کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد دینی معاملات ہیں جن کو انسان اپنے اُوپر لازم کر دیتا ہے، مثلاً

خرید وفروخت، اجارہ، نکاح، طلاق، زراعت، صلح، تملیک، خیار، آزادی، سیاست وانتظام وغیرہ۔ یہ تمام اُمورِ شریعت سے خارج نہیں ہیں۔ اسی طرح جو اُمور اطاعت وبندگی سے متعلق ہیں، مثلاً حج، روزہ، اعتکاف، قیامِ لیل، نذر وغیرہ یہ سب اسلامی احکام ہیں۔(قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ج۵، جز۶، ص ۳۲)

وعدہ شکنی نفاق کی علامت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد شکنی کو نفاق کی خصلتوں میں شمار کیا ہے اور وعدہ خلاف شخص کو منافق قرار دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (بخاری، ۳۳) منافق تین باتوں سے پہچانا جاتا ہے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث کچھ مختلف الفاظ میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے:

اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا ،اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (بخاری، ۳۴، ۲۴۵۹، ۳۱۷۸) چار خصلتیں ہیں کہ جس کے اندر پائی جائیں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور جس کے اندر اِن میں سے ایک خصلت پائی گئی اس میں منافقت کی ایک خصلت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک نہ کردے: ۱- جب بولے تو جھوٹ بولے ۲- جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے ۳- جب معاہدہ کرے تو توڑ دے ۴- جب جھگڑے تو گالیاں دے۔

وعدے کی پابندی نہ کرنے والے پر وعید

اسلام نے محض ایفائے عہد کی تعلیم وتلقین ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ اس کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں اللہ کے عذاب کی وعیدیں بھی آئی ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي

الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (اٰل عمرٰن ۳:۷۷) وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے تو سخت دردناک سزا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں عہد کی خلاف ورزی کرنے والے پر پانچ وعیدیں مذکور ہیں:

۱- ان کو جنت کی نعمتوں سے کوئی حصّہ نہیں ملے گا۔ ایک حدیث میں رسولِ کریمؐ نے فرمایا: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا، يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ (مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرة بالنار، ۲۲۱) جس آدمی نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق دبا دیا تو اس نے اپنے لیے آگ کو واجب کرلیا۔ راوی نے عرض کیا کہ خواہ وہ چیز معمولی ہو تب بھی اس کے لیے آگ واجب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں خواہ وہ درخت کی سبز ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔

۲- اللہ تعالیٰ ان سے بات نہیں کرے گا۔

۳- اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

۴- اللہ تعالیٰ ان کے گناہ کو معاف نہیں کرے گا۔ کیوں کہ عہد کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے بندے کا حق تلف ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔

۵- اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (مسلم، باب تحریم الغدر: ۳۳۵۲) اللہ تعالیٰ حشر کے میدان میں جہاں تمام اوّلین و آخرین جمع ہوں گے، عہد شکنی کرنے والے کے پاس ایک جھنڈا بطورِ علامت لگا دے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں ابن فلاں کی غداری کا نشان ہے۔

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ (مسلم، باب تحریم الغدر، ۴۵۳۸) ہر غدار و عہد شکن کی بے ایمانی کا اعلان کرنے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے غدر کے مطابق ہوگا اور یاد رکھو کہ جو سردارِ قوم غدر کرے اس سے بڑا کوئی غدار نہیں ہے۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آ گئی کہ قیامت کے روز وعدہ ایفا نہ کرنے والے شخص کی ذلت و رُسوائی میں کوئی کسر باقی نہ رہے گی۔ ناکامی، ذلت اور نکبت کا سارا سامان بہم ہوگا۔

وعدے کا پابند خدا کا محبوب

جس شخص سے معاہدہ ہے چاہے وہ کافر و مشرک ہی کیوں نہ ہو، اگر وہ عہد شکنی نہ کرے تو اس کے لیے عہد کی پابندی واستواری اور اس کا پاس ولحاظ رکھنا ناگزیر ہے اور یہی تقویٰ کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (التوبہ ۹:۷) ان مشرکین کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک کوئی عہد آخر کیسے ہوسکتا ہے؟ بجز ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا تھا، تو جب تک وہ تمھارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو کیوں کہ اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (اٰل عمرٰن ۳:۷۶) جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور بُرائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیوں کہ پرہیزگار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔

متذکرہ بالا دونوں آیتوں سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ عہد کا ایفا اللہ کی خوشی ومسرت اور محبت ورضامندی کا موجب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندے کے لیے عظیم انعام واعزاز ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اِکرام نہیں۔